ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

قرۃ العین اعظم
ایم فل سکالر، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔
ڈاکٹر رخشندہ مراد
اسسٹنٹ پروفیسر، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

# اردو شاعری میں سماجی شعور کا پس منظری مطالعہ

**Qurat ul ain Azam***
Scholar Mphil Urdu, NUML, Islamabad.
**DR Rukhshanda Murad**
Assistant Professor, Department of Urdu, NUML, Islamabad.

***Corresponding Author:**

# A Background Study of Social Awareness in Urdu Poetry

Social awareness has an infinite association with Urdu literature. Exactly, no one discussed social awareness? What is it? What is the association between awareness and Urdu literature. What is convenient for Urdu literature and social awareness. Urdu literature and social awareness are imperfect without one another. Every poet who is owned by society has feelings about the dissimilar aspects of class, poverty, and traditions. They write what they feel and how they feel, what is right or wrong in society they takes stand against it through there writing and poetry. In this research article, I have tried to discuss what social awareness is? It's a relationship with Urdu literature and its convention in Urdu poetry with special reference in Urdu poetry.

**Key Words:** *Social awareness, Urdu Poetry, Literature, Poet, Poverty, Traditions.*

انسانی نسل کی حیات جاودانی کے لیے معاشرے کا استقلال ضروری ہے۔اس احتیاج کے سبب ہی انسان چھوٹے چھوٹے جھنڈ کی صورت میں رہنے لگے جو بعد میں معاشرے کی شکل اختیار کر گیا کیونکہ سماج

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلّہ

کا آغاز ضروریات زندگی کے حصول اور تقسیم میں آسانی کے لیے ہوا ہے۔ سماج کی اساس انسان کی مالی و مادی ضروریات کی پیداوار اور انقسام پر ہے۔ معاشرہ کب، کیسے اور کہاں بنا اس کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سماج لوگوں کا جتھا ہے جو کسی ہم آہنگ مقصد کے لیے بالا تفاق متفق ہو چاہے وہ مقصد ادبی ہو یا سیاسی، فلاحی ہو یا مذہبی۔ سماج ایک ایسی جگہ جہاں لوگ اپنے اصول وروایات اور مذہب کے دستور و ضوابط کے مطابق ایک ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ ادب اور سماج کی آپسی وابستگی جاننے سے قبل یہ بات ضروری ہے کہ لفظ سماج کیا ہے؟ اس کے معنی و مفاہیم کو مختلف لغات اور انسائیکلوپیڈیا کے حوالے سے جانچ لیا جائے۔

سماج ہندی زبان کا لفظ ہے(۱) انگریزی میں اس کے لیے Society کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لغوی اعتبار سے سماج کے مفاہیم و مطالب چند اہم اردو انگریزی لغات کے حوالے سے درج ہیں:

الحاج مولوی فیروز الدین نے فیروز اللغات اردو میں معنی کی یوں وضاحت کی ہے:

"سماج: ۱۔ معاشرہ سوسائٹی

۲۔ انجمن۔ کمیٹی۔ محفل۔ گروہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ منڈلی۔"(۲)

سماج کے اصطلاحی معنی اکٹھے رہنا، مل جل کر رہنا، اخلاق، رسم و رواج، روایات، مذہب اور فلسفہ کا ایک ایسا نظام جس کے تحت انسان مل کر زندگی گزارتے ہیں۔ سماج ایسے افراد کا مجموعہ ہے جو اشتراک عمل کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ میل جول اور تعاون کے لیے ان افراد کا مقصد ایک سا ہونا ناگزیر ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی قومی انگریزی اردو لغت میں یوں وضاحت کرتے ہیں:

"Society۔ معاشرہ۔ سماج۔ سوسائٹی۔ رفاقت۔ سنگت۔

۱۔ لوگوں کا گروہ جو کسی مشترکہ مقصد کے لیے باہم متحد ہو۔

۲۔ خصوصاً ادبی، سائنسی، سیاسی، مذہبی، فلاحی مقاصد یا شادمانی وغیرہ کے لیے افراد کا ربط وضبط۔

۳۔ کسی خطے کے لوگ یا کسی دور کے لوگ جن میں بلحاظ اطوار، رسومات یا معیارات زیست، یگانگت پائی جائے۔"(۳)

مختلف انگریزی لغات میں مولفین نے سماج کے معنی کی وضاحتیں بیان کی ہوئی ہیں۔ چند انگریزی لغات کے حوالے سے سماج کے معنی درج ذیل ہیں:

دی سوشل سائنس انسائیکلوپیڈیا میں سماج کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Society :

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06


Society is eegarded as a social environment comprising the aggregate total of people in so far as they influence and frame this or that person's behaviour.(۴)

جبکہ آکسفورڈ ایڈوانس لرنر لغت میں سماج کے معنی یوں درج ہیں:

"Society:

(1) People in general living together in Communities

(2) A particular community of people who share the same customs law etc."(۵)

کسی بھی سماج کی نشو نما کے لیے لازم ہے کہ انسان اپنی طبعی خواہشات سے کنارہ کشی اختیار کر لے کیونکہ اگر وہ کسی کے اثاثے یا جانوروں پر قبضہ کرے گا یا کوئی بھی غلط کام کرے گا تو معاشرہ میدان کارزار بن جائے گا۔ اسی وجہ سے معاشرے میں آئین و ضوابط تقرر کیے گئے تاکہ انسان اپنی حدود میں رہ کر زندگی گزاریں جو کوئی حدود سے انحراف کرے اس کو سزا دی جائے۔ معاشرے میں رہنے والے افراد کو اچھے برے کی آگاہی ہوگئی تو ہی وہ ایک دوسرے کو پر سکون طریقے سے زندگی گزارنے دیں گے۔ معاشرہ انسانوں میں باہمی یک جہتی اختیار کرنے کا وسیلہ ہے۔

**سماجی شعور:**

سماجی شعور سے مراد کسی مخصوص عہد میں معاشرتی، تہذیبی، علمی اور فکری سطح پر ظہور پذیر ہونے والی وارداتوں اور افکار سے آگہی ہے۔ "سماجی" سماج سے مشتق ہے جو کہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے لیکن اب یہ اردو زبان کی مختلف اصناف ادب میں بھی استعمال ہو رہا ہے۔ سماج کے معنی معاشرہ، گروہ اور انجمن وغیرہ یعنی ساتھ مل کر ایک جگہ پر اکٹھے رہنا۔ اس لحاظ سے ایسی جگہ جہاں کچھ افراد اکٹھے رہائش پذیر ہوں وہ سماج کی صورت اختیار کر لیتا ہے جبکہ شعور عربی زبان کا لفظ ہے۔ لغوی اعتبار سے اس کے معنی عقل، تمیز، پہچان اور دانائی وغیرہ ہیں شعور کے معنی مختلف لغات میں کچھ اس طرح درج ہیں۔

آکسفورڈ ایڈوانس لرنر لغت میں معنی یوں درج ہیں:

"Awareness: (1) Knowing that some thing exists and is important.

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06



(2) Being interested in something for example a greater/a growing/ and increasing awareness of something-enviromental awareness (=knowing that looking after the environement is important."[۶]

انگریزی آکسفورڈ لیونگ لغت میں معنی یوں درج ہیں:

"Awareness:

1- Knowledge or preception of a situation or fact.

2- Concern about and well information interest in a particular situation or development."[۷]

اردو کی مختلف لغات میں مولفین نے شعور کے معنی یوں درج کیے ہیں الحاج فیروز الدین نے فیروز اللغات میں شعور کے معنی کی یوں وضاحت کی ہے:

شعور: (i)۔ عقل۔ سلیقہ

(ii)۔ تمیز۔ پہچان

(iii)۔ سمجھ۔ عقل۔ دانش[۸]

فرہنگ آصفیہ میں سید احمد دہلوی لکھتے ہیں:

شعور: (i)۔ دانائی، واقفیت، شناخت، تمیز، پہچان

(ii)۔ سمجھ، عقل، گیان، دانش[۹]

ڈاکٹر جمیل جالبی نے قومی انگریزی لغت میں شعور کے معنی یوں درج کیے ہیں:

Awareness : خبر داری، ہوشیاری، واقفیت، آگاہی۔[۱۰]

Universitist stellemboseh university definition of social awareness

Social awareness is defined as being aware of the problems that different societies and communities fall on a day basic and to be conscious of difficulties and hardship of society."[۱۱]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

سماجی شعور اپنے عہد کے سماج، سیاست اور گردونواح کے ماحول میں متواتر سرزد ہونے والی تبدیلیوں سے باخبر رہنا ہے۔ معاشرے میں رہنے والے افراد کو اگر سریع التاثر نہیں ہوں گے تو وہ معاشرے میں ہونے والی خرابیوں کے خلاف آواز بلند نہیں کریں گے جس کی وجہ سے بگڑے ہوئے احتسابی نظام اور استغاثہ کے مطالبے پورے نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں تنزلی پیدا ہو جائے گی۔ طبقاتی تقسیم اور شخصی مطلب پرستی کی وجہ سے سماجی مسائل کی سراغ رسانی نہیں ہو سکے گی۔ سماجی شعور کی بیداری کی وجہ سے ہی معاشرے میں رائج دھرام راج کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے۔ سماجی شعور سے انسان میں آگہی کی آفرینش ہوتی ہے۔ سماجی شعور نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے نسل اور طبقاتی فرق کے مطیع ہو جاتے ہیں۔ کسی بھی سماج کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس میں ہونے والی طبقاتی تقسیم، عدل وانصاف کی کمیابی کے برخلاف آواز اٹھائیں اور معاشرے میں ہونے والے غیر اخلاقی افعال کے برعکس کوئی پیش قدمی کریں گئے۔

سماجی شعور جہاں سماج کے عام افراد کے لیے وقعت رکھتا ہے وہاں علمی و ادبی شخصیات کے لیے اس کی اہمیت عام افراد سے کہیں زیادہ ہے۔ سماجی شعور شاعری کو اپنے عہد سے جوڑنے کے علاوہ زندگی کے مسائل، پیمانوں اور فکری رویوں سے مطلع کرتا ہے۔ سماجی شعور کا سب سے بڑا وسیلہ شاعری ہے۔

ب) سماج اور شاعری کا باہمی تعلق

شاعری معاشرے اور زندگی کی نمائندہ ہے جو معاشرے میں آنے والے نشیب و فراز کو احساس اور جذبات کی صورت میں دلوں تک پہنچاتی ہے۔ شاعری اور سماج کا ایک دوسرے سے گہرا رشتہ ہے۔ شاعری پر سماج براہ راست اثر ہوتا ہے کیونکہ کوئی بھی شاعر بیرونی اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کسی بھی عہد کے ادب یا شاعری کا مطالعہ ضروری ہے۔ سیاست، سماج اور معاشرتی اثرات کا شاعری کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اردو شاعری کے موضوعات میں سماج کا عکس نظر آتا ہے۔ معاشرے میں ہمیشہ ہمواریت نہیں رہتی بلکہ اس میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں نمودار ہوتی رہتی ہیں اور ہر دور میں شاعری بھی اپنی جداگانہ خصوصیت کے ساتھ سماج میں اپنا کردار ادا کرتی رہی ہے۔ انسان نے سماج میں زندگی کے دستور و قواعد متعین کیے ہوئے ہیں جن کے تحت وہ زندگی گزارتے ہیں ان میں سب سے زیادہ عمل دخل مذہبی روایات اور تہذیب کا ہے جن کے تحت وہ اچھے برے کی پہچان کرتے ہیں۔ ایک سماج سے تعلق رکھنے والے افراد مختلف نظریات اور مذہبی اصولوں کے حامل ہوتے ہیں۔ شاعری کا آغاز کب ہوا؟ کہاں سے ہوا؟ اس کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

مینجر پانڈے رقم طراز ہیں:

"ادبی تخلیق ایک سماجی عمل ہے اور تخلیق ایک سماجی پیداوار، لیکن ادب کی تخلیق فرد کرتا ہے اس لیے سماج سے ادب کے رشتے کو سمجھنے کے لیے سماج سے تخلیق کار کے مضبوط تاریخی رشتے کو سمجھنا ضروری ہے جسے غیر سماجی یا ذاتی ادب کو کہا جاتا ہے اس کا بھی سماج سے ایک طرح کا رشتہ ہوتا ہے۔ یہ بھی ادبی سماجیات کے مطالعے کا ایک موضوع ہے۔ سماج کی مخالفت کرنے والے یا سماج سے بغاوت کرنے والے ادب کا، سماج سے مختلف نوعیت کا رشتہ ہوتا ہے۔"(۱۲)

معاشرے میں ہونے والی خوشی اور غمی کے واقعات، موسموں کی شدت، سماج میں ہونے والی ناانصافیوں کے موضوعات شاعری کا حصہ ہیں۔ پہلے زمانے میں لکھی جانے والی شاعری کے موضوعات کا دائرہ زیادہ تر عشق، تصوف اور بادشاہوں قصیدوں پر مبنی تھا۔ آج کے دور میں شاعری کے موضوعات میں پھیلاو ہے۔ شاعر اپنے دور کے سماجی اور سیاسی معاملات کے بارے میں اپنا ایک الگ مخصوص نقطہ نظر رکھتا ہے۔ وہ اپنی نگارش اور اختراع کے ذریعے ایک عہد کے سماجی نظریات اور انداز فکر کو دوسرے عہد تک پہنچانے کے فرائض انجام دیتا ہے۔ شاعری آنے والی نسل کے لیے ماضی اور حال کی مطیع ہونے کے ساتھ عکاس بھی ہوتی ہے۔ ادب کی دیگر اصناف کی طرح اردو شاعری نے بھی بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ سماجی شعور کا بھرپور اظہار کیا ہے جس میں سماجی زاویہ بھی واضح ہے۔ حفیظ صدیقی لکھتے ہیں:

".... سماجی پس منظر سے الگ ہو کر خالص جمالیاتی سوچ ممکن ہی نہیں۔ ہم سماجی امور کو ادب کا موضوع کردار اور فکر و احساس کے وہ اجزا جو جزوی یا کلی طور پر سماجی ماحول کی پیداوار ہیں ادب میں شامل ہونے کے لیے بے قرار رہتے ہیں.... چنانچہ کسی ادب پارے میں سماجی زندگی کے رشتے کمزور تو ہو سکتے ہیں منقطع نہیں ہو سکتے۔"(۱۳)

شاعری کو زندگی یا سماج سے الگ نہیں کر سکتے ایسا ممکن ہی نہیں کہ شاعری سماجی صورت حال سے بیگانہ ہو۔ ڈاکٹر انور سدید رقم طراز ہیں:

"ادب ایک ایسا سماجی عمل ہے جو زبان اور تخلیق کے حوالے سے بالواسطہ طور پر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06



زندگی، معاشرے اور عوام کو متاثر کرتا ہے۔"(۱۴)

شاعر اپنے عہد کے حالات سے بڑا قریب ہوتا ہے اور معاشرتی رویوں، واقعات کو نہ صرف دیکھنے اور محسوس کرنے کے علاوہ وہ اس کا اظہار وہ اپنے کلام میں کرتا ہے۔ شاعر کا اپنے سماج سے گہرا میلان ہوتا ہے سماج کے مسائل اس کی شاعری میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ کوئی بھی شاعر اپنے عہد کو اور عہد کے حالات کو جانے بغیر زندہ ادب یا شاعری تخلیق نہیں کر سکتا۔

شاعری زندگی کی عکاسی کرتی ہے اور زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والے مظاہر میں سماج شامل ہے۔ تخلیقی عمل میں سماجی شعور بنیادی پایہ رکھتا ہے۔ لہٰذا بڑا شاعر نہ صرف اپنے عہد کے سماجی رویوں سے آگاہ ہوتا ہے بلکہ وہ ماضی کے دریچوں میں جھانک کر گزرے ہوئے عہد کے احوال کو بھی دیکھتا ہے اور اس کی کڑیاں اپنے دور سے جوڑ کر وہ حال میں جو ادب تخلیق کرتا ہے اس میں ماضی اور حال کے ملاپ سے ایک ایسے آئینے کے طور سامنے آتا ہے جس میں مستقبل کا منظر نامہ بھی آتا ہے۔ کوئی بھی شاعر اپنے عہد اور اس کے سماجی شعور سے اپنا رشتہ نہیں توڑ کر سکتا۔ شاعر اپنے عہد سے لاتعلق رہ کر ادب پیدا نہیں کر سکتا۔ بقول سلام سندیلوی:

> "ادب کا سماج سے علیحدہ کوئی وجود نہیں ہے.... ادب پر اس دور کے سماج کی تحریکات کا اثر پڑتا ہے اور عوام کے رجحانات کا عکاس ہوتا ہے۔"(۱۵)

بلکہ زندہ شاعری تو شعور عصر کی کوکھ میں پلتی ہے اور تخلیق پانے کے بعد صرف اپنے عہد کی ہی ترجمان نہیں ہوتی بلکہ آئندہ آنے والوں کے لیے زندہ مثال بن جاتی ہے۔

ج) اردو شاعری میں سماجی شعور: پس منظری مطالعہ

شاعری ادب کی اہم صنف ہے اگر اس صنف کی ادبی روایت پر مختصراً نظر ڈالیں تو اس کا باقاعدہ آغاز تیرھویں صدی عیسوی میں ملتا ہے۔ اردو زبان میں شاعری فارسی زبان کے ذریعے سے آئی کیونکہ اردو سے پہلے شاعری کی روایت فارسی میں دستیاب ہے۔ اردو ادب میں شاعری کا آغاز دکن سے ہوا۔ دکنی دور میں اردو شاعری نے بہت ترقی کی۔ اگر دیکھا جائے اس دور کے شعرا اپنے عہد کے معاشرے کے حالات سے بخوبی واقف تھے کیونکہ ان کی شاعری میں سماجی شعور کی روایت ملتی ہے۔ دکنی دور میں اردو کی سبھی اصناف کی تخلیق کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ امیر خسرو اردو زبان کے پہلے شاعر ہیں جو دربار سے وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ عوام سے بھی جڑے ہوئے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

تھے۔ وہ اپنے عہد کے ایسے نمائندے ہیں جنھوں نے اپنے دور میں سماجی ظلم و ستم کی نمائندگی کی ہے۔ ان کے دوہوں، غزل، پہیلیوں، شعر، مثنوی، قصیدہ اور کہہ مکرنیوں میں سماجی شعور کی روایت ملتی ہے۔

پنکھا ہو کر میں ڈلی ساقی تیرا چاؤ
منجھ جلتی جنم گیا تیرے لیکھن باؤ

امیر خسرو(۱۶)

محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر ہے۔ یہ سولہویں صدی عیسوی کا نمائندہ شاعر ہے۔ بقول مولوی عبدالحق:

"قلی قطب شاہ کے کلیات کے مطالعہ سے "ظل اللہ" (تخلص شاہ) کے موضوعات کے تنوع کا اندازہ ہوتا ہے۔ "متعدد مثنویاں، پھلوں اور میووں پر ہیں جن میں ایران اور خراسان ہی کے میوے نہیں بلکہ ہندوستان کے ہر قسم کے پھلوں کا بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بڑکی، بڑولی، بنولی، منجل، گینگل، سیندولے کو بھی نہیں چھوڑا.... بہت سی مثنویاں اور غزلیں ایسی ہیں جو شاعر نے اس وقت کے رسم و رواج اور تیوہاروں مثلاً شادی کی رسوم، اپنی سالگرہ شب برات، میلاد النبیؐ، عید عزیز، سوکا۔ برسات، ہولی، بسنت، پان اور اپنے ہاتھی پر لکھی ہیں۔"(۱۷)

محمد قلی قطب شاہ کے کلیات میں پے در پے ایسی مثنویاں موجود ہیں جو اس عہد کے رسم و رواج، کھیلوں، موسموں اور تیوہاروں کی منظر کشی کرتی ہیں۔ ان کی مثنویاں اس عہد کی سماجی زندگی کی ترجمان ہیں۔ سید محمد ابوالخیر کشفی رقم طراز ہیں:

"سلطان محمد قلی قطب شاہ کے دور کی تقریبات سے اس عہد کے کلچر اور تمدنی مزاج کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔"(۱۸)

میر جعفر زٹلی نے اپنے عہد میں ہونے والی بد تہذیبی، عوام کے آپسی تعلقات، ناانصافی اور اہل دنیا کے مصائب کو پیش کیا ہے ان کی نظموں میں اس عہد کے سماج کی اخلاقی موت کی گریہ وزاری ہے۔ ولی دکنی، شاہ مبارک آبرو، خان آرزو اور مظہر جاناں معاصرین ہیں۔ ولی دکنی کا شمار اردو غزل کے اولین معماروں میں ہوتا ہے۔ جعفر زٹلی، ولی دکنی نے اپنی شاعری میں معاشرتی زندگی کے نقطہ نظر کو بھرپور انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کی غزلوں میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

سماجی و مقامی رنگ نمایاں ہے۔ ان کے ہاں اپنے عہد کے تہواروں، اہم مقامات اور سماج میں ہونے والی تہذیبی تبدیلیوں کے موضوعات موجود ہیں جبکہ آبرو، آرزو اور جان جاناں ایہام گوئی تحریک سے منسلک تھے۔ ولی دکنی کی مثنوی "در تعریف شہر سورت" میں سماجی شعور کا عکس ملتا ہے۔ ولی دکنی کے ہاں مختلف تجربات اور مشاہدات میں دکنی ماحول کا سماجی پس منظر عیاں ہیں۔

باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے، مفلسی ہے، مفلسی(۱۹)
مفلسی بے کسی کی خو جاں نے
شہر دل کوں کیا ہے ویران آ(۲۰)

جعفر زٹلی کی شاعری اپنے عہد کا آئینہ ہے۔ جس میں ہمیں معاشرے کی اقدار اور معاشی ناہمواری کے ساتھ ساتھ تہذیبی وثقافتی اثرات کی جھلک ملتی ہے۔ جعفر زٹلی نے اپنے عہد کی ماہیت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ جعفر زٹلی کے بعد ایہام گوئی سے وابستہ شاعر آتے ہیں۔ شاہ حاتم اس دور کے اہم شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے عہد کے سماجی حالات پر نظمیں لکھی اور ان کی شہر آشوب نظموں میں ان کے عہد کی سماجی پستی کا تذکرہ نظر آتا ہے۔ میر و سودا کا دور سیاسی اعتبار سے بدامنی کا زمانہ تھا اس عہد کے ممتاز شعرا میں میر، درد اور سودا شامل ہیں۔ یہاں اس دور میں مغلیہ سلطنت معاشرتی تنزلی کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ مثنوی، قصیدہ اور شہر آشوب کے ذریعے اس عہد کے شعرا نے اپنے عہد کی سماجی صورت حال کا اظہار کیا ہے۔ مرزا رفیع سودا کی شاعری میں ان کے عہد کے حالات وواقعات کے مناظر تفصیل سے ملتے ہیں۔ یہاں اس دور میں ہونے والی سماجی تغیر، انتظامی خامیوں اور حکومتی نااہلی کو ان کی شاعری میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ سودا کے "شہر آشوب" میں اس عہد کے تاجروں، عام طبقے کے لوگوں اور ان کی ملازمتوں کے اذیت ناک حالات ملتے ہیں۔ ان کے شہر آشوبوں میں سماجی امور کا جائزہ ہے۔ سودا کی مثنویاں اپنے عہد کی سماجی زندگی کے پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔ سراج اورنگ آبادی کے یہاں بھی اپنے دور کے سماجی اور اخلاقی موضوعات ملتے ہیں۔ ان کی غزلوں میں سوز و گداز کا عنصر موجود ہے۔

اردو شاعری کے سنہرے دور پر نظر پڑتی ہے تو اس میں میر اور سودا نمایاں ہے لیکن اگر سماجی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک نہایت ہی ہنگامی دور ہے۔ ان شعرا کے ہاں ایک جیسے حالات وواقعات اور فکر مختلف انداز میں ملتے ہیں۔ میر تقی میر کی شاعری اپنے عہد کی منتزلی کا بیان ہے ان کی شاعری میں جگہ جگہ پر اس عہد کے حالات و

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

واقعات کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں اپنے عہد کے سماجی اور انسانی دستور کا بین ہے۔ انھوں نے مشکل الفاظ اور تراکیب کا استعمال کیا ہے۔

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے
یہ نگر سو مرتبہ لُوٹا گیا(۲۱)

میر تقی میر کی شاعری میں دلی کا نوحہ ہمیں دلی کے سماجی حالات کو بھولنے نہیں دیتا، دلی کی تباہی نے میر پر گہرے اثرات چھوڑے جن کی جھلک ان کی شاعری میں نظر آتی ہے:

شاہاں کہ کحل جواہر تھی خاک پاں جن کی
انہی کی آنکھوں میں پھرتی سلائیاں دیکھیں(۲۲)

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاجوری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا (۲۳)

نظیر اکبر آبادی کی شناخت اردو میں بطور عوامی شاعر ہیں۔ نظیر اکبر آبادی کی شاعری کا دائرہ بہت کشادہ ہے ان کی شاعری میں اپنے عہد کے سماجی حالات وواردات، رسوم ورواج اور زندگی کی حقیقت آشکار نظر آتی ہے۔ نظیر اکبر آبادی پہلے شاعر ہیں۔ جنھوں نے درباروں کی بجائے عوام کے مسائل کو ان کی زبان میں بیان کیا۔ نظیر اکبر آبادی کی شاعری کے بارے میں ڈاکٹر محمد حسن اس طرح رقم طراز ہیں:

> "سماجی احتجاج کے سب سے اہم علمبردار نظیر اکبر آبادی جن کی شاعری نے روایت سے گریز کر کے ایک نیا لب و لہجہ اختیار کیا۔ یہ لب و لہجہ عام روش کے خلاف تھا۔ جب شعراء آرائش و زیبائش کے متوالے تھے.... نظیر کورے برتن اور روٹی پر شعر کہہ رہے تھے۔"(۲۴)

نظیر اکبر آبادی کے ہاں اپنے عہد کی معاشرتی، سماجی اور تمدنی اقدار پر ان کی نظمیں موجود ہیں۔ انھوں نے "ہولی"، "دیوالی"، "راکھی"، "جنم"، "کھیاراس"، "مفلسی"، "بنجارہ نامہ"، "برسات" اور "دال روٹی" کے موضوعات پر نظمیں لکھی جو اپنے عہد کی عکاسی کرتی ہیں۔

گر نہ آئے دال کا یاں کھٹکا ہو تا بار بار
دوڑتے کاہے کو پھرتے دھوپ میں پیارے سوار

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

اور جتنے ہیں جہاں میں پیشہ ور اور پیشہ دار
ایک بھی جی پر نہیں ہے اس سوا صبر و قرار
سب کے دل کو فکر ہے دن رات آٹے دال کا(۲۵)

بہادر شاہ ظفر مغلیہ حکومت کے آخری نور چشم تھے۔ بہادر شاہ ظفر کی شاعری میں اپنے عہد کی حق صداقت جھلکتی ہے۔ان کی غزل میں دلی کی ویرانی، حزن والم اور معاملہ شناسی نظر آتی ہے:

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائدار میں(۲۶)

محمد ابراہیم ذوق اپنے عہد کے سماجی حالات و واقعات اور سماجی زندگی کی رائج اقدار کے سب سے اہم ترجمان ہیں۔ غالب اپنے عہد کا سب سے بڑا دوراندیش اور صاحب شعور شاعر ہے۔ ان کی شاعری میں اپنے عہد کی زندگی، سماجی و دنیاوی مسائل کے موضوعات نظر آتے ہیں۔ غالب کی شاعری میں دلی کے حالات کا درد نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ غالب شمع، داغ، زخم، آتش اور زنجیر جیسی علامتیں استعمال کرتے ہوئے اپنے عہد کی عکاسی کرتے ہیں:

بسکہ دشوار ہے ہر کام آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا(۲۷)
ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی (۲۸)

مومن خاں مومن، مرزا دبیر، انیس، امیر مینائی، داغ دہلوی، الطاف حسین حالی، حسرت موہانی اور علامہ اقبال انیسویں صدی کے اہم شعرا ہیں۔ مومن خان کے ہاں ذاتی سطح پر پیش آنے والے تجربات ہیں اور ان کی شاعری میں اپنے عہد کے جبلی اور ذیلی دونوں اثرات نمایاں ہیں۔ وہ اپنے دور میں سماجی سطح پر ہونے والی سیاسی تبدیلی اور ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں سے واقف حال تھے ان کا وہ اپنی شاعری میں اشاروں کنایوں میں ذکر کرتے نظر آتے ہیں۔ اسماعیل میرٹھی کی نظموں میں سماجی شعور کی روایت ملتی ہے جبکہ انیس و دبیر کے مرثیوں میں اس عہد کے حالات وواقعات کی عکاسی ہے۔ آتش وناسخ کے ہاں بھی ان کے مرثیوں میں ان کے عہد کا نوحہ ملتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06



الطاف حسین حالی نے اپنی شاعری کے ذریعے ملک کی اجتہادی فضا بدلنے میں کافی کردار ادا کیا۔ ان کے ہاں جدید رجحان نکلتا ہے۔ حالی کا دور اور اس کا پس منظر بڑا پر آشوب اوراذیت ناک تھا۔ حالی کی نظموں "برکھات"، "نشاط امید"، "حب وطن" اور" مناظرہ رحم و انصاف "میں سماجی شعور اور افکار نظر آتے ہیں۔ ان نظموں سے حالی کے سماجی شعور اور سوچ بچار کا پتہ ملتا ہے۔ "مسدس حالی" میں انھوں نے شہر کا ہی نہیں پوری انسانیت کا نوحہ بیان کیا ہے۔ نظموں کے علاوہ حالی اپنی غزل اور دوسری اصناف میں بھی اپنے دور کے حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔ الطاف حسین حالی کا عہد اور اس کا پس منظر بڑا پر آشوب، تغیر و تبدل، اضطراب سے بھرپور اور خستہ حال تھا۔ حالی کے ہاں واضح سماجی شعور سامنے آتا ہے۔

علامہ اقبال کی شاعری نئے اسلوب کی حامل ہے۔ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح کا عزم کیا۔ اقبال نے سورج، مشرق، دہقاں، کھیت، شرار جیسی علامتوں کو استعمال کیا۔ اقبال نے معاشرتی موضوعات مغربی و مشرقی، سیاسیات فنون لطیفہ کے نازک مسائل، زندگی اور ادب کے مباحث و باریکیوں وغیرہ کو اپنے کلام میں بڑے شاعرانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اقبال کی "خضر راہ" میں زندگی کی حقانیت جھلکتی ہے اور ان کے عہد کی شورش اور سماج میں ہونے والے سانحات و واقعات ملتے ہیں۔

۱۹۳۶ء میں ترقی پسند تحریک کا آغاز ہوا۔ اس تحریک سے وابستہ شعرا نے نظم کو ترجیح دی اور اس کے موضوعات کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ اس عہد کے متفرق شعرا شاعری کے مختلف انداز اپناتے ہوئے اس عہد کی معاشی تباہی اور طبقاتی تقسیم کو اپنی شاعری کا حصہ بناتے نظر آتے ہیں۔ جوش ملیح آبادی، فراق گورکھپوری، سیماب اکبر آبادی، ساغر نظامی، روش صدیقی، احسان دانش، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، اسرار الحق مجاز، معین احسن جذبی، علی سردار جعفری، مخدوم محی الدین، کیفی اعظمی، اختر الایمان اور ساحر لدھیانوی کے نام ان شعرا میں شامل ہیں جنھوں نے ترقی پسند تحریک کے اثرات قبول کیے۔ ان شعرا نے اپنے عہد کی سماجی لاچاری، پسماندگی اور غلامی کے مسائل پر اپنی آواز بلند کی۔ مخدوم کی نظم جہاں تو اس دور کی معاشی بدحالی اور طبقاتی تقسیم کا اظہار کرتی ہے۔

اردو شاعری کے ارتقاء کے مختصر جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو شاعری نے وقت کے ساتھ ساتھ ارزینہ بزینہ کی متعدد منازل طے کیں۔ قیام پاکستان کے وقت اردو شاعری پر ترقی پسند تحریک کے اثرات بہت دقیق تھے۔ تقسیم کے وقت قتل وغارت، شہروں کی ویرانی، اپنے پیاروں سے بچھڑنا، بے گھر اور خستہ حالی یہ سب ایسے واقعات تھے جن کو شعرا نے اپنی شاعری میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے بہت سے شعرا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلّہ

شاعری میں اپنا مقام بنا چکے تھے ان میں ن م راشد، فیض احمد فیض، احمد فراز، میراجی، ناصر کاظمی، احمد ندیم قاسمی اور مجید امجد وغیرہ شامل ہیں۔

حفیظ جالندھری اور اختر شیرانی اپنے دور کے اہم شعرا ہیں۔ حفیظ کے گیتوں میں کہیں کہیں سماجی پس منظر کی جھلک نظر آتی ہے۔ ن م راشد کے ہاں نئے رجحان کی بھرپور عکاسی ہے۔ ان کا مجموعہ "لا=انسان" نسل اور قوم کی سطح سے بلند تر انسانی سطح کو چھونے کی ایک کوشش ہے۔ ن م راشد کے موضوعات میں تلون اور کائناتی آگہی پائی جاتی ہے۔ راشد نے اپنی شاعری میں وطن اور سماجی مسائل جیسے موضوعات پیش کیے ہیں۔ اس کی مثال ان کی نظموں "زندگی اک پیرہ زن" "تعارف"، "میرے بھی ہیں کچھ خواب" اور "اسرافیل کی موت" میں نظر آتی ہے۔ ان نظموں میں انھوں نے نہ صرف افراد کی ذاتی اور اجتماعی مطلب پرستی، معاشرتی بے خبری اور دیگر منفی رویوں کو اپنی مثبت و مفکر شخصیت میں تبدیل کر کے انسانی جگر سوزی کا اظہار کیا ہے۔ "سفر" اور "ایران میں اجنبی" اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

زندگی اِک پیرہ زن!
جمع کرتی ہے گلی کوچوں میں روز شب پرانی دھجیاں!
تیز غم انگیز، دیوانہ ہنسی سے خندہ زن
بال بکھرے، دانت میلے پیرہن
دھجیوں کا ایک سونا اور ناپیدا کراں، تاریک بن! (۲۹)

فیض احمد فیض نے سماجی اور معاشرتی مسائل کو اپنے شعری تبصروں کی بنیاد بنایا ہے۔ ان کی شاعری میں اپنے عہد کے تمام اہم واقعات موجود ہیں۔ فیض قیام پاکستان سے پہلے کے شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے عہد کے ہنگامی ماحول کے بارے میں اپنی شاعری میں ذکر کیا ہے۔ معاشرتی زندگی کے بارے میں انھوں نے لہو کا سراغ میں نہایت دکھ کا اظہار کیا ہے۔ فیض نے ملکی حالات، طرز زندگی اور رسم و رواج سے گہرے اثرات قبول کیے ہیں۔ انھوں نے تیسری دنیا کے سماجی حالات کو بھی اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ فیض انفرادی سوچ کے نہیں بلکہ اجتماعی سوچ کے ماننے والے ہیں۔ "بول"، "سپاہی لیڈر کے نام"، "اے دل بیتاب ٹھہر"، "لاؤ تو قتل نامہ"، "مرا مجاز" اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ فیض کے موضوعات نے بہت سی سماجی صداقتوں اور غموں کا احساس دلایا۔ غم زمانہ شدید تر ثابت ہونے کی وجہ ان کی نظمیں بھی سماجی شعور کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر "کتے" اور "تنہائی" وغیرہ۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06


ان گنت صدیوں کے تاریک بہیمانہ طلسم
ریشم و اطلس و کمخواب میں بنوائے ہوئے
جابجا بکتے ہوئے کوچہ و بازار میں جسم
خاک میں لتھڑے ہوئے خون میں نہائے ہوئے (۳۰)

کب نظر میں آئے گی بے داغ سبزے کی بہار
خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد (۳۱)

میراجی کی شاعری میں ہمیں زیادہ تر ایسے موضوعات نظر آتے ہیں جن میں سیاسی و سماجی اجبار اور سماجی معاملات کے موضوعات شامل ہیں۔ ان کی شاعری اپنے عہد کے سماج سے گہرا لگاؤ رکھتی ہے۔ ڈاکٹر رشید امجد لکھتے ہیں:

> ”میراجی کے سماجی شعور کا اظہار ان کی کئی نظموں میں ہوا ہے۔ جہاں چھوٹے طبقوں سے ان کی واضح وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے ان کی نظم ”کلرک کا نغمہ محبت“ اس کی بہترین مثال ہے۔“ (۳۲)

میراجی کی شاعری میں معاشرہ اپنے مختلف رنگوں کے ہمراہ سانس لیتا محسوس ہوتا ہے۔ ان کے ہاں موضوعات متنوع ملتے ہیں۔

میری آنکھیں ہیں کہ بازو اپنے
جیسے اک پیڑ کے ٹہنے ہوں کہیں پھیلے ہوئے
جن پہ طائر کا نشیمن کبھی بنتا ہی نہ ہو
سوکھتے جاتے ہوں ٹہنے غم محرومی سے (۳۳)

ساحر ہوشیاری، علی سردار جعفری، رئیس امروہوی اور احسان دانش کے ہاں گاہے بہ گاہے سماجی شعور کے زوایے ملتے ہیں۔ علی سردار کی نظمیں "عہد حاضر" اور "ایک سوال" اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ احسان دانش کی شاعری میں مزدوروں اور کسانوں کی ناگوار زندگی کے لمحات اور حقیقت کی پرتو ہے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں معاشرے میں ہونے والی طبقاتی تقسیم، مسائل اور سماجی تجربات کی دردناک تصویریں کھینچی ہیں۔ سردار جعفری نے اپنی شاعری کو اپنے عہد کے سماجی مسائل کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ ان کی "نظمیں لہو پکارتا ہے"، "شعور"، "اٹھو،

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

مرے عزیزو، مرے رفیقو" اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ مجید امجد کی شاعری میں اپنے عہد میں ہونے والی تبدیلیوں، خوشی، غمی اور سماجی مسائل، طبقاتی تقسیم کی بھرپور عکاسی ہے۔ ان کے مجموعے "شب رفتہ" میں بعض ایسی نظمیں ہیں جن میں مختلف طبقات کی تقسیم کی روایت ملتی ہے۔ مثال کے طور پر "خدا"، "کلبہ گاڑی میں"، "جہاں قیصر وجم" اور "درس ایام" وغیرہ اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

بہتی راوی، تیرے تٹ پر، کھیت، پھول اور پھل
تین ہزار برس بوڑھی تہذیبوں کی چھلمل
دو بیلوں کی جیوٹ جوڑی، اک ہالی، اک ہل
سینہ سنگ میں لینے والے خداؤں کا فرمان
مٹی کاٹے، مٹی جائے، ہل کی انی کا مان
کوئی مٹائے اس کے ماتھے سے یہ دکھوں کی ریکھ
ہل کو کھینچنے والے جنوروں ایسے اس کے پنکھ
تپتی دھوپ میں تین بیل ہیں تین بیل ہیں دیکھ (۳۴)

مجید امجد کی شاعری بیسویں صدی میں موجود زندگی کے سماجی گوشوں کی عکاسی کرتی ہے۔ مجید امجد کی نظموں میں معاشرتی رنگ نمودار ہوتا ہے۔ اختر الایمان کی نظم "بازدیدا" میں بھی سماجی شعور کی جھلک نمایاں ہے۔ احمد ندیم قاسمی نے اپنی شاعری میں سادہ اسلوب کو اپناتے ہوئے اپنے عہد کی ناپائیداروں کو موضوع بنایا ہے۔ احمد ندیم قاسمی نے اپنے عہد کے افکار اور احساس کو اشعار کی صورت دی ہے۔ ان کی نظم "پتھر" میں وہ اپنے عہد کی اخلاقی و سماجی زوال پر بین کرتے ہیں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار رقم طراز ہیں:

"احمد ندیم قاسمی کے ہاں بھی اس سماجی انقلاب کی جھلک نمایاں ہے جو نعروں کے ذریعے عملی صورت اختیار کرتا، بلکہ جس کی نشوونما شعور و احساس کی گہرائیوں میں ہوئی ہے۔" (۳۵)

"احساس کی پھریری" احمد ندیم قاسمی کی نظم اس کی عمدہ مثال ہے۔ قتیل شفائی اپنی نظموں "شعلہ"، "جمہوریت"، "شناخت"، "کیڑا"، "رزق اور پتھر زلزلے"، "خون کی دستک"، "احتساب"، شہر آشوب کے ذریعے اپنے عہد کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کی یہ نظمیں ان کے عہد کے سماجی شعور، سماجی ترمیم اور مسائل کی عکاسی کرتی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہیں۔ ساحر لدھیانوی سماج میں عورتوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف عورتوں کی مظلومیت سے حد درجہ متاثر رہے ہیں۔ سماجی مسائل کی شاعری کے موضوعات وسعت پائی جاتی ہے۔ ساحر کی شاعری میں ایسے مسائل کا ذکر ہے جن کا تعلق معمول زندگی سے تھا۔ ساحر کے کلام میں ان کے عہد کا عکس واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔ ساحر نے طبقاتی زندگی کے تاریک پہلوؤں کا اپنی آنکھوں سے عینی تجربہ کیا ہے۔ ساحر سماج کے کچلے ہوئے طبقوں پر ہونے والے ظلم پر اعتراض کرتے نظر آتے ہیں۔ ساحر کی "تاج محل" میں سماجی اور تاریخی شعور جھلکتا ہے جبکہ "نور جہاں کے مزار پر" ساحر کی شاعری میں ایک مخصوص سماجی پس منظر رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ "چکلے"، "بنگال" اور "بلاوا" اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

یہ کوچے یہ نیلام گھر دلکشی کے
یہ لٹتے ہوئے کارواں زندگی کے
کہاں ہیں کہاں ہیں محافظ خودی کے
ثناخواں تقدیس مشرق کہاں ہیں؟(۳۶)

ناصر کاظمی کی شاعری میں ان کا جو لہجہ سامنے آیا ہے اس میں ان تمام طرز معاشرت کے زوال کا نوحہ ہے جو ابھر کر روئے سے مٹ گئیں ان کی شاعری میں شدید معاشرتی شعور نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ان کے شعروں میں ان کے عہد کے حالات وواقعات، ناموافق حالات اور سماجی اقدار کے موضوعات پائے جاتے ہیں۔

گلی گلی آباد تھی جن سے کہاں گئے وہ لوگ
دلی اب کے ایسی اجڑی گھر گھر پھیلا سوگ (۳۷)

قیام پاکستان کے بعد شاعری میں ترک وطن، فسادات اور ہجرت کے بعد پیش آنے والے مسائل اور سماجی زندگی کے موضوعات موجود ہیں۔ حبیب جالب ترقی پسند تحریک کی پیداوار ہے۔ حبیب جالب اپنی شاعری میں عوام کے مسائل پر بات کرتا ہے۔ سماجی بے انصافی اور پھر اس بے انصافی کو برقرار رکھنے کے لیے بے حد ظلم ڈھائے گئے۔ یہ موضوعات جالب کی شاعری میں بہت زیادہ نظر آتے ہیں جو اس بے انصافی کا شکار ہوئے ہیں۔

دیپ جس کا محلات ہی میں جلے
چند لوگوں کی خوشیوں کو لے کر چلے
وہ جو سایے میں ہر مصلحت کے لیے

ایسے دستور کو، صبحِ بے نور کو
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا(۳۸)

منیر نیازی نے اپنی شاعری میں اپنے عہد کا اضطراب اور سماجی الم پیش کیا ہے۔ منیر کا سماجی شعور ان کو مخالفت کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ احمد فراز کی شاعری ایک ہی وقت دونوں حلقوں میں گھومتی ہے۔ ایک حلقہ روایتی اور دوسرا حلقہ جدید طرز کا ہے۔ فراز کی شاعری میں سماجی مسائل کے موضوعات نظر آتے ہیں۔ فراز نے اپنا اسلوب سنوارنے کے ساتھ ساتھ استحصالی طبقے کے لیے اپنی آواز بلند کی۔ فراز کی شاعری میں سچائی اور آفاقیت ہے۔ انھوں نے زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔

کون معصوم ہیں
کہ جن کو
سیاہ آندھی
دیے سمجھ کر بجھا رہی ہے
انھیں کوئی جانتا نہیں ہے یہ
یہ کس قبیلے کے سر بکف جاں نثار ہیں
جن کو کوئی پہچاننا نہ چاہے
کہ ان کی پہچان امتحان ہے
نہ کوئی بچہ، نہ کوئی بابا، نہ کوئی ماں ہے
محل سراؤں میں خوش مقدر شوخِ چپ
بادشاہ چپ ہے
حرم کے پاسبان
عالم پناہ چپ ہیں
منافقوں کے گروہ کے
سربراہ چپ ہیں
تمام اہلِ رہا کہ جن کے لبوں پہ ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

لالہ چپ ہیں (۳۹)

اس کے علاوہ "سلامتی کونسل"، "ویت نام" دیگر ایسی پیش کرتے ہیں۔ فہمیدہ ریاض کی نظم "زادِ راہ" میں وہ معاشرے میں ہونے والے اختلافات اور مسائل کو پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح ان کی نظم "روٹی کپڑا اور مکان" میں وہ معاشرے میں پھیلی ہوئی مفلسی و تنگدستی کو اپنا موضوع بناتی ہیں کہ کس طرح عوام کن کن مسائل سے دوچار ہے۔ شہزاد احمد کی نظم "بدلتے ناموں کی داستان" اور "پچیسویں سال کا عہد نامہ" بھی عمدہ مثالیں ہیں۔ پروین شاکر نظم "ایک افسر اعلیٰ کا مشورہ" سماجی افتراق کے موضوع پر عمدہ مثال ہے۔

مختصراً یہ کہ اردو شاعری میں سماجی شعور کی روایت قدیم ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ معاشرتی تبدیلیوں سے موضوعات میں بہتات آتی گئی جبکہ جدید شاعری کے موضوعات میں وسعت نظر آتی ہے۔ جدید شاعری کے موضوعات میں صرف مافوق الفطرت کردار ہی نہیں بلکہ سماجی، قومی، بین الاقوامی واقعات کے موضوعات نظر آتے ہیں۔ ہماری شاعری ہمارے سماج اور تہذیب کی عکاس نظمیں اور غزلیں ملتی ہیں جو سماجی مسائل کی عکاس ہیں۔ شکیب جلالی کی شاعری میں سماجی بے سکونی، افتادگی اور انقباض کا اظہار ملتا ہے۔

بلندیوں کے مکینو، بہت اداس ہیں ہم
زمین پہ آکے کبھی ہم سے گفتگو تو کرو (۴۰)

اس عہد کی شاعری میں جو سماجی پہلو نظر آتے ہیں ان میں زیادہ تر غریبی اور امتیازی طبقاتی استحصال کے خلاف گھٹن اور بے چینی ہے۔ آفتاب اقبال شمیم کی شاعری میں سماج میں ہونے والی بربادی، مزدوروں اور کسانوں پر ہونے والے شہنشاہی حکومت کے مظالم، یکسانیت، طبقاتی انقسام اور دولت کی غیر مساوی تقسیم کے حوالے سے موضوعات ملتے ہیں۔ آفتاب اقبال شمیم معاشرے میں ہونے والی ناانصافیوں کے مسائل کو اپنی نظموں نیا عہد نامہ، ہم، آزاد کی دعا میں پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کی ایک نظم "رچوئل" جس میں وہ تاریخی حوالے سے ذکر کرتے ہوئے عہد حاضر کے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ "پیاسوں کے لیے ایک نظم" سماجی شعور کی اعلیٰ مثال ہے۔

افتخار عارف کے ہاں فطری اور ضمنی دونوں عوامل سامنے آتے ہیں۔ افتخار عارف نے ہجرت کی سختیاں برداشت کی ہیں ان کے ہاں سماج کی غیر مساوی تقسیم، عوامی مسائل کے حوالے سے موضوعات ملتے ہیں۔ افتخار عارف نے کربلا کے واقعات کو استعارے کے طور پر استعمال کر کے سماجی مسائل سے ملا دیا ہے۔ ان کے ہاں نسبت،

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

گناہ و ثواب، خوف کی سرگزشت اور نفسیاتی عوامل جیسے موضوعات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ "اپنے دوست کے نام" نظم میں انھوں نے سماج میں ہونے والی بد خصلتی جیسے دھوکہ، چالبازی اور نا منصفی کو موضوع بنایا ہے۔

کسی کے جور وستم یاد بھی نہیں کرتا
عجب شہر ہے فریاد نہیں کرتا
نہ جانے کیسی قیامت گزر گئی اب کے
غریب شکوہ بیدار بھی نہیں کرتا (۴۱)

امجد اسلام امجد اپنی نظموں "سیلف میڈ لوگوں کا المیہ"، "جاگتی آنکھیں" میں معاشرے میں ہونے والے مسائل کا محاصرہ کرتے ہیں۔ ان نظموں میں عوام کے مسائل کو پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح اظہار الحق بھی اپنے عہد میں ہونے والے حادثات کو اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔

اردو شاعری ایک نئے انداز اور نئے امتزاج سے روشناس ہو رہی ہے۔ نئی نسل کے شعرا اس میں نئے نئے تجربات کر رہے ہیں۔ انھوں نے نئے انداز بیان، نئی تشبیہات، نئی علامتوں کو اردو شاعری میں آمیختہ کیا ہے۔ اردو شاعری میں جہاں ہمیں مرد شعراء نظر آتے ہیں وہیں ہمیں شاعرات بھی اس صنف میں اپنے فنی جوہر دکھاتی نظر آتی ہیں اردو شاعری کی چند اہم شاعرات جن میں ادا جعفری، شبنم شکیل، پروین شاکر، کشور ناہید، زہرا نگاہ، فہمیدہ ریاض، منصورہ احمد، فاطمہ حسن اور نسرین انجم بھٹی وغیرہ شامل ہیں جو شاعری کی تمام اصناف کا احاطہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے ہنر دکھاتی ہیں خواتین شاعرات کے کلام میں ہمیں زندگی کے تمام معاملات اور مسائل کی عکاسی نظر آتی ہیں لیکن ان سب کے ہاں خاص اور وافر مقدار میں جو مشترک رجحان سامنے آیا ہے وہ تانیثیت ہے عورت کے استحصال کے خلاف ملنے والے موضوعات میں جو عام رویہ دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ عورت ماتحت ہے یہ معاشرہ مردوں کا معاشرہ ہے جس میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں۔ اردو شاعری میں کچھ شاعرات نے دبی آواز میں عورتوں کے تحفظ کے لیے آواز اٹھائی جبکہ کچھ شاعرات کے ہاں ہمیں نڈر اور مجسم لہجے میں احتجاج نظر آتا ہے۔

انیسویں صدی میں عورت کچھ حد تک اپنے قصد و عزائم میں مضبوط اور پختہ ہو گئی تھی انیسویں صدی میں جہاں تانیثی تحریک نے برصغیر کی عورت کو مضبوط اور منضبط کیا وہیں ہمیں عورتوں کے دو گروہ نظر آتے ہیں ایک گروہ ایسا ہے جو ابھی بھی سماجی انقلاب کے بعد چار دیواری میں محصور ہے جبکہ دوسرا گروہ اپنی صلاحیتوں کو برائے کار لاتے ہوئے سورج کی طرح آسمان پر غالب دکھائی دیتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06

حوالہ جات

۱۔ راجہ جیسور راؤ، اردو ہندی لغت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۳ء، ص ۳۰۸

۲۔ الحاج مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات اردو، فیروز سنز لاہور، ۲۰۰۵ء، ص:۸۰۸

۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، اسلام آباد، ۱۶ مئی ۱۹۹۴ء، ص:۱۸۸۵

۴- The Social Science Encyclopedia Edited by Adam Kuper and Jessica Kuper, Services book club 1989, P 794

۵۔ آکسفورڈ ایڈونس لرنر لغت، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۱۴ء، ص ۱۲۲۶

۶- Oxford Advanced Learner's Dictionary of current English, A.S, Horn by; edited by Sally Wehmeier. Phonetics Editor Michale Ash by, Oxford University Press, 2004 Page 72.

۷-English Oxford living Dictionary, 2 April 2017,9:45, Pm

۸۔ الحاج مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات اردو، فیروز سنز لاہور، ۲۰۰۵ء، ص:۸۹۳

۹۔ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ، اپر مال، لاہور، جلد سوم و چہارم، ص:۱۸۱

۱۰۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، اسلام آباد، ۱۶ مئی ۱۹۹۴ء، ص ۱۳۴

11- Universtist stellen Bosch University, 2 April 2017, 10:00 PM

۱۲۔ مینجر پانڈے، مترجم سرور الہدی، ادب کی سماجیات (تصور اور تعبیر)، انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی، ۲۰۰۶ء، ص:۵۵

۱۳۔ ابو الاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص:۹

۱۴۔ انور سدید، ڈاکٹر، اختلافات، مکتبہ اردو زبان، لاہور، ۱۹۷۵ء، ص:۲۷

۱۵۔ سلام سندیلوی، ڈاکٹر، ادب کا تنقیدی مطالعہ، مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۸۶ء، ص:۳۰

۱۶۔ ممتاز حسین، پروفیسر، امیر خسرو دہلوی حیات اور شاعری، مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۸۲ء ص ۳۵۱

۱۷۔ عبدالحق، مولوی، قدیم اردو، ص ۸۵، س،ن

۱۸۔ سید محمد ابو الخیر کشفی، اردو شاعری کا سیاسی اور تاریخی پس منظر، نشریات لاہور، ۲۰۰۷ء، ص:۹۷

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۹۔ سید نور الحسن ہاشمی، ڈاکٹر، کلیات ولی، نامی پریس لکھنو، ۱۹۸۲ء ص ۲۵۷

۲۰۔ سید نور الحسن ہاشمی، ڈاکٹر کلیات ولی، نامی پریس لکھنو، ۱۹۸۲ء، س ۳۴۴

۲۱۔ میر تقی میر، کلیات میر، بترتیب جدید مع مقدمہ فرہنگ، مطبع نامی نولکشور لکھنو، ۱۹۴۱ء، ص ۲۲

۲۲۔ میر تقی میر، کلیات میر، بترتیب جدید مع مقدمہ فرہنگ، مطبع نامی نولکشور لکھنو، ۱۹۴۱ء، ص ۱۰۳

۲۳۔ میر تقی میر، کلیات میر، بترتیب جدید مع مقدمہ فرہنگ، مطبع نامی نولکشور لکھنو، ۱۹۴۱ء، ص ۶

۲۴۔ محمد حسن، ڈاکٹر، اردو ادب میں رومانوی تحریک، کاروانِ ادب، ملتان، ۱۹۹۳ء، ص:۱۰۵

۲۵۔ ناصر کاظمی، انتخاب نظیر، فضل الحق اینڈ سنز پبلشرز لمیٹڈ، ۱۹۹۰ء، ص ۲۵۹

۲۶۔ بہادر شاہ ظفر، دیوان ظفر، فرید بک ڈپو پرائیویٹ دہلی، ۲۰۰۲ء، ص ۲۴

۲۷۔ شمس الرحمن فاروقی، انتخاب اردو کلیات غالب، ساہتیہ اکادمی، ۱۹۹۳ء، ص ۴۲

۲۸۔ مرزا غالب، دیوان غالب اردو، نظامی پریس بدایون، ۱۹۲۷ء، ص ۲۳

۲۹۔ ن م راشد، کلیات راشد، کتابی دنیا دہلی ۶، ۲۰۱۱ء، ص ۲۹۹

۳۰۔ فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس دہلی، ۱۹۸۹ء ص ۵۴

۳۱۔ فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس دہلی، ۱۹۸۹ء ص ۵۳۸

۳۲۔ رشید امجد، ڈاکٹر، میراجی شخصیت اور فن، اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۴ء، ص:۲۷۶

۳۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، کلیات میراجی، اردو مرکز لندن، ۱۹۸۸ء، ص ۸۵

۳۴۔ خواجہ محمد زکریا، کلیات مجید امجد، الحمد پبلی کیشنز لاہور، ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۳۳۴

۳۵۔ غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، اردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، ص:۳۸۹

۳۶۔ ساحر لدھیانوی، کلیات ساحر، دعا پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء، ص ۳۱۲

۳۷۔ ناصر کاظمی برگ نے، آزاد بک ڈپو، ہال بازار، امرتسر، ۱۹۹۸ء، ص ۴۶

۳۸۔ حبیب جالب، کلیات حبیب جالب، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۹

۳۹۔ احمد فراز، شہر سخن آراستہ ہے (کلیات)، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۲۴

۴۰۔ شکیب جلالی، کلیات شکیب جلالی، ریختہ آن لائن، ویب سائٹ مئی ۲۰۰۴ء، ص ۲۵۹

۴۱۔ افتخار عارف، حرف باریاب، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی ۶، ۱۹۹۶ء، ص ۱۰۲